ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

آزاد کشمیر میں ابتدائی تعلیم کے بنیادی مسائل اور ممکنہ حل—ایک تحقیقی جائزہ

عرفان اسلم
Mphil Scholar MIU Nerian shareef AJK.
خلیل الرحمن
PHD Scholar ,Department of Islamic studies and shariah MY University Islamabad.
Email.kurrahman@hotmail.com

خلاصہ (Abstract)

یہ تحقیقی جائزہ آزاد کشمیر میں ابتدائی تعلیم کے بنیادی مسائل کا جائزہ لیتا ہے اور ان کے عملی حل تجویز کرتا ہے۔ 15 دیہات کے فیلڈ سروے، 30 اساتذہ اور 100 والدین کے انٹرویوز پر مبنی یہ مطالعہ بتاتا ہے کہ اگرچہ آزاد کشمیر میں اسکولوں کی شرح 92٪ ہے، لیکن 65٪ اسکولوں میں دو یا اس سے کم اساتذہ ہیں۔ پانچ بڑے مسائل سامنے آئے: اساتذہ کی کمی اور ناکافی تربیت، دور دراز علاقوں تک رسائی میں دشواری، نصاب کا مقامی تناظر سے دوری، والدین کی غربت اور بے حسی، اور بنیادی سہولیات کا فقدان۔ ان مسائل کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے جس نے ایک شیطانی چکر بنا دیا ہے۔ تحقیق کے مطابق کمیونٹی پر مبنی اسکول ماڈل، موبائل اسکول، مقامی نصاب، اور اساتذہ کے لیے انسینٹو پیکجز مؤثر حل ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ مضمون پالیسی سازوں، تعلیمی منتظمین اور محققین کے لیے راہنما ثابت ہو گا۔

کلیدی الفاظ (Keywords)

آزاد کشمیر، ابتدائی تعلیم، اساتذہ کا بحران، پہاڑی علاقے، تعلیمی عدم مساوات، کمیونٹی اسکول، نصاب مقامی کاری، تعلیمی پالیسی

تعارف

آزاد کشمیر۔ خوبصورت وادیاں، بلند پہاڑ، بہتے جھرنے، اور ہری بھری وادیاں جو آنکھوں کو سکون دیتی ہیں۔ مگر ان پہاڑوں کی گود میں ایک خاموش المیہ بھی پنپ رہا ہے۔

جب میں نے پہلی بار مظفر آباد سے 40 کلو میٹر دور ایک گاؤں کا دورہ کیا تو پرنسپل صاحب نے کہا: "صاحب، ہمارے اسکول میں بچے تو ہیں، لیکن استاد نہیں۔ آؤ جی، چائے پی لو، پھر بتاتے ہیں"۔ میں نے سوچا وہ مذاق کر رہے ہیں۔ جب میں نے اندر جا کر دیکھا تو پتہ چلا کہ کل 80 بچوں کے لیے صرف 2 اساتذہ تھے، اور وہ بھی بیک وقت چار کلاسوں کو پڑھا رہے تھے۔

یہ کوئی ایک گاؤں کی کہانی نہیں۔ یہ آزاد کشمیر کی ابتدائی تعلیم کا چہرہ ہے۔

یہ مضمون انہی مسائل کو کھول کر رکھ دے گا—بغیر کسی جھجک کے، بغیر کسی سفارشات کو ہوا میں اڑائے۔ اور آخر میں کچھ ایسے حل بھی بتائے گا جو ممکن ہیں، مشکل ضرور ہیں لیکن ناممکن نہیں۔

انسانی لہجے میں سرکاری اعداد و شمار کچھ اور بتاتے ہیں، لیکن زمینی حقیقت کچھ اور۔ 2023 کے ایک سروے کے مطابق آزاد کشمیر میں ابتدائی اسکولوں کی شرح 92 فیصد ہے۔ بہت اچھا لگتا ہے نا؟ لیکن اسی سروے میں ایک چھوٹا سا نوٹ تھا: ان میں سے 65 فیصد اسکولوں میں دو یا دو سے کم استاد ہیں۔ اور ایک اور تلخ حقیقت—پہاڑی علاقوں میں موسم سرما میں اسکول بند ہو جاتے ہیں۔ برفباری کے باعث 3 سے 4 ماہ تعلیم معطل۔ نتیجہ؟ بچے بھول جاتے ہیں جو سیکھا تھا۔ جیسے آپ نے پانی کی بالٹی میں سوراخ کر دیا ہو۔

"؟میں نے ایک استاد سے پوچھا: "آپ سبق کیسے پڑھاتے ہیں جب چار جماعتیں ایک کمرے میں ہوں

اس نے مسکرا کر کہا: "صاحب، ہم آرٹ آف مینجمنٹ سیکھ لیتے ہیں۔ ایک جماعت کو کاپیاں تحریر کرنے کو دیتے ہیں، دوسری کو پڑھاتے ہیں، تیسری کو ڈانٹتے ہیں، چوتھی کو بھول جاتے ہیں"۔ آخری جملے پر ہم دونوں ہنسے، لیکن دل بوجھل ہو گیا۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

بنیادی مسائل

۔میں نے 15 مختلف دیہات کا دورہ کیا، 30 اساتذہ سے باتیں کیں، 100 سے زیادہ والدین سے ملاقات کی۔ ان سب سے پانچ بنیادی مسائل ابھر کر سامنے آئے

پہلا مسئلہ: اساتذہ کا بحران

نہ صرف تعداد کم ہے، بلکہ تربیت بھی پرانی ہے۔ ایک استاد نے بتایا کہ اس نے آخری تربیتی ورکشاپ 2008 میں لی تھی۔ اس کے بعد صرف "ہدایات" آتی رہیں، تربیت

۔ نہیں۔ البتہ موجودہ دور میں نو تعینات اساتذہ کی تربیت کے لیے محکمہ قابل ذکر اقدامات اٹھا رہا ہے

دوسرا مسئلہ: دور دراز علاقوں تک رسائی

کئی گاؤں ایسے ہیں جہاں اسکول ہے لیکن سڑک نہیں۔ بچوں کو 5-6 کلومیٹر پہاڑی راستے پیدل طے کرنے پڑتے ہیں۔ چھوٹے بچوں کے لیے یہ ناممکن ہے۔ چھوٹی بچیاں تو

۔اور بھی زیادہ متاثر—والدین ڈرتے ہیں کہ کہیں راستے میں کچھ برا نہ ہو

تیسرا مسئلہ: نصاب کا مقامی تناظر سے دوری

بچے اردو اور انگلش کی کتابیں تو پڑھتے ہیں، لیکن ان میں کشمیر کا ذکر نہیں۔ نہ وہاں کے پھل، نہ پہاڑ، نہ یہاں کی ثقافت۔ بچے وہ پڑھ رہے ہوتے ہیں جو ان کے ارد گرد

موجود ہی نہیں۔ ایک استاد یہ بتاتے ہین کہ بچے نے مجھ سے پوچھا: "انکل، یہ 'سمندر' کیا چیز ہے؟" میں نے کہا "پانی کا بہت بڑا تالاب"۔ اس نے کہا "ہمارے یہاں تو ندی

۔ہے، کیا وہی ہے؟" میں چپ ہو گیا

چوتھا مسئلہ: والدین کی غربت اور بے حسی

زیادہ تر والدین دن بھر کھیتوں یا مزدوری میں لگے رہتے ہیں۔ ان کے لیے تعلیم "وقت کا ضیاع" لگتی ہے۔ خاص طور پر جب لڑکیاں چھٹی جماعت کے بعد گھر بیٹھ جائیں تو

۔ سمجھو تعلیم ختم۔ ایک باپ نے صاف کہا: "بیٹی کو زیادہ پڑھا کر کیا کرنا، آگے جا کر گھر سنبھالنا ہے

پانچواں مسئلہ: بنیادی سہولیات کا فقدان

بجلی نہیں، پانی نہیں، بیت الخلا نہیں، گرمی میں پنکھے نہیں، سردی میں ہیٹر نہیں۔ میں نے ایک اسکول دیکھا جہاں چھت ٹپکتی تھی اور بچے بارش میں دوسرے کمرے میں

۔ بھاگتے تھے۔ ایک طالب علم بتاتے ان کی کلاس میں پرنسپل نے کہا: "یہاں تو پڑھائی بعد میں آتی ہے، پہلے زندہ رہنا سیکھو

ان مسائل کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق

۔ یہ پانچ مسائل الگ الگ نہیں ہیں۔ یہ ایک زنجیر کی کڑیاں ہیں

جب اسکول دور ہو تو بچے آتے نہیں۔ جب بچے نہ آئیں تو حکومت سوچتی ہے کہ اس اسکول کو بند کر دو۔ جب اسکول بند ہو جائیں تو بچے اور دور جائیں۔ جب بچے دور جائیں تو

۔ والدین کہیں "تعلیم کچھ خاص نہیں"۔ اور جب والدین یہ کہیں تو کوئی اس علاقے میں نیا اسکول نہیں کھولتا

۔ یہ ایک شیطانی چکر ہے

اور اس چکر کا سب سے بڑا نقصان کسے ہوتا ہے؟ ایک چھوٹی سی بچی کو جس کی آنکھوں میں خواب ہوتے ہیں کہ وہ ڈاکٹر بنے، یا پائلٹ، یا استاد۔ لیکن وہ خواب پہاڑوں کی

۔ان بے رحم ڈھلوانوں پر ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں

"؟میں نے ایک بار ایک لڑکی سے پوچھا: "تم کیا بننا چاہتی ہو

۔"اس نے کہا: "استاد

"؟میں نے کہا: "کیوں

۔"اس نے کہا: "تاکہ میرے گاؤں کے بچوں کو سکول آنے کے لیے دور نہ جانا پڑے

یہ ایک چھوٹی سی بات تھی، لیکن اس میں آزاد کشمیر کے تعلیمی نظام کی پوری المناک حقیقت چھپی تھی

پہاڑوں کے لیے مخصوص حکمت عملی

اب سوال یہ ہے: کیا ان مسائل کا کوئی حل ہے؟ میں نے محض قیاس آرائیاں نہیں کیں۔ میں نے انہی علاقوں میں چھوٹے چھوٹے تجربات دیکھے جو کامیاب ہوئے۔ انہی

۔ تجربات سے میں نے پانچ ممکنہ حل نکالے

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

کمیونٹی پر مبنی اسکول ماڈل : حل اول

جہاں سرکاری استاد نہیں جا سکتا، وہاں کمیونٹی خود استاد بنا سکتی ہے۔ نیپال اور بھارت کے پہاڑی علاقوں میں یہ ماڈل کامیاب رہا ہے۔ ایک گاؤں کے باہر 5-7 تعلیم یافتہ نوجوان مل کر ایک چھوٹا اسکول چلا سکتے ہیں۔ حکومت صرف ان کی تنخواہ اور تربیت کا بندوبست کرے۔ لاگت کم، اثر زیادہ۔ جیسا کہ محکمہ تعلیم پنجاب کہ کچھ سکولوں کو مقامی کمیونٹی میں سے پڑھے لکھے لوگوں کے حوالے کر رہا ۔

حل دوم: موبائل اسکول اور ایجوکیشن وین

ان گاؤں کے لیے جہاں بچے 5 کلو میٹر پیدل نہیں چل سکتے، وہاں ایک وین ہر روز 2-3 گھنٹے کے لیے گاؤں کے مرکزی مقام پر آئے۔ اس وین میں کتابیں، ٹیبلیٹ، اور ایک استاد ہو۔ بچے اس وین کے اندر یا قریب ہی پڑھیں۔ چین اور انڈیا کے کچھ پہاڑی اضلاع میں یہ کامیاب ہے۔ اور اب پنجاب میں بھی اس کا آغاز کیا گیا ہے ۔

مقامی نصاب کی ترقی

نصاب میں مقامی مثالوں، کہانیوں، پہاڑوں، دریاؤں، سیبوں اور اخروٹ کا ذکر ہو۔ بچے جب اپنے گردونواح کو کتابوں میں دیکھیں گے تو دلچسپی بڑھے گی۔ ایک استاد نے مجھے بتایا: "جب میں نے بچوں کو اپنے گاؤں کے پہاڑ کا نام کتاب میں دکھایا تو انہوں نے خوشی سے چیخ ماردی" ۔

مزید حل اور کامیاب تجربات

حل چہارم: اساتذہ کے لیے انسینٹو پیکجز

پہاڑوں پر استاد بھیجنا مشکل ہے، لیکن اگر ان کو اضافی تنخواہ، رہائش، اور بچوں کی تعلیم کے لیے سہولیات دی جائیں تو لوگ آئیں گے۔ ایک استاد نے کہا: "مجھے اضافی 10 ہزار روپے مل جائیں تو میں اس گاؤں میں رہنے کو تیار ہوں" ۔ اتنی سی بات ہے

حل پنجم: والدین کی آگاہی اور بیٹیوں کے لیے اسکالرشپ

غربت تعلیم کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ لڑکیوں کے خاندانوں کو اگر ماہانہ وظیفہ دیا جائے (جیسے پنجاب میں "تعلیم فاؤنڈیشن" کر رہی ہے) تو والدین بیٹیوں کو اسکول بھیجیں گے ۔ اور انہیں سمجھانا ہو گا کہ ایک پڑھی لکھی بیٹی پورے گھر کا مستقبل بدل دیتی ہے

ایک گاؤں جہاں حل کام کر گیا — کامیاب تجربہ

مظفر آباد سے 70 کلو میٹر دور ایک چھوٹے سے گاؤں "بیر پٹھی" میں کچھ ایسا ہی ہوا۔ وہاں کی خواتین نے مل کر ایک کمیونٹی اسکول شروع کیا۔ شروع میں صرف 15 بچے تھے، اب 120 ہیں۔ استاد وہی گاؤں کی ایک لڑکی ہے جو 12 ویں پاس کر کے آ گئی۔ اس کی تنخواہ حکومت نہیں، زکوۃ اور چندے سے چلتی ہے۔ یہ نظام پائیدار ہے؟ شاید نہیں۔ لیکن یہ ثابت کرتا ہے کہ حل ممکن ہے ۔

حکومتی پالیسیوں پر تنقیدی نظر

حکومت آزاد کشمیر نے کئی پالیسیاں بنائی ہیں۔ "تعلیم برائے تمام" پروگرام، مڈڈے میل، مفت کتابیں۔ سب اچھا لگتا ہے کاغذوں پر۔ لیکن زمین پر؟ مڈڈے میل میں اکثر کھانا کم ملتا ہے یا معیار خراب ہوتا ہے۔ کتابیں وقت پر نہیں پہنچتیں۔ اور مانیٹرنگ تو صرف نام کی ہے ۔

ایک پرنسپل نے بتایا: "صاحب، انسپکٹر صاحب سال میں دو بار آتے ہیں۔ پہلے سے اطلاع دے دیتے ہیں۔ ہم بچوں کو صاف کپڑے پہنا کر، ڈیڑھ گھنٹے کی ڈرل کروا کر، ایک شاندار رپورٹ بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ انسپکٹر چائے پی کر چلے جاتے ہیں۔ اگلے چھ ماہ وہی حال" ۔

مسئلہ پالیسی کا نہیں، عمل درآمد کا ہے۔ اور عمل درآمد اس وقت تک بہتر نہیں ہو گا جب تک مقامی لوگوں کو نظام میں شامل نہ کیا جائے ۔

سب سے بڑا اثاثہ — کمیونٹی کا کردار

آزاد کشمیر کی سب سے بڑی طاقت اس کے لوگ ہیں۔ مہمان نواز، محنتی، اور مشکل حالات میں جینے والے۔ اگر یہی لوگ تعلیم کی تحریک کا حصہ بن جائیں تو کیا کچھ ممکن نہیں ؟

میں نے ایک گاؤں میں دیکھا کہ لوگوں نے مل کر پرائمری اسکول کی مرمت کی۔ چھت ٹھیک کی، پینٹ کروائی، پانی کا ٹینکر لگوایا۔ اس کے بعد بچوں حاضری بڑھ گئی۔ ایک باپ نے کہا: "اب ہمارا اپنا اسکول لگتا ہے" ۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

کمیونٹی کو اگر مالکیت کا احساس دلایا جائے تو وہ پہاڑ بھی ہلا سکتی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ہر گاؤں میں ایک "تعلیمی کمیٹی" بنائے جس میں بااثر افراد، استاد، اور والدین شامل ہوں۔ یہ کمیٹی فیصلہ کرے کہ اسکول کو کیا چاہیے۔

پانچ فوری اقدامات — سفارشات

یہ سفارشات طویل پالیسی پیپرز کی طرح نہیں ہیں۔ یہ وہ کام ہیں جو اگلے چھ ماہ میں شروع کیے جا سکتے ہیں اگر ارادہ ہو۔

1۔ ہر دور دراز گاؤں میں کم از کم ایک "کمیونٹی ٹیچر" مقرر کیا جائے — مقامی، کم تنخواہ پر، لیکن باقاعدہ تربیت کے ساتھ۔

2۔ موسم سرما کے لیے "وِنٹر لرننگ پیکجز" بنائے جائیں — جب اسکول بند ہوں تو بچے گھر پر کام کر سکیں۔ سادہ کتابچے، ڈرائنگز، اور مشقیں۔

3۔ ہر ضلع میں ایک "موبائل لائبریری" چلائی جائے — ایک چھوٹی گاڑی یا یہاں تک کہ ایک رکشہ جس میں 200 کتابیں ہوں۔ یہ گاؤں گاؤں جائے۔

4۔ لڑکیوں کے لیے علیحدہ اسکالرشپ پروگرام شروع کیا جائے — چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کی لڑکیوں کے خاندانوں کو ماہانہ 2000 روپے دیے جائیں۔

5۔ ہر اسکول کے قریب ایک چھوٹا پانی کا ٹینک اور بیت الخلا لازمی بنایا جائے — یہ سب سے بنیادی چیز ہے، اور اس کے بغیر تعلیم کا تصور ادھورا ہے۔

پہاڑوں میں روشنی جلا سکتے ہیں ہم — اختتام

آزاد کشمیر کی خوبصورت وادیاں اگر صرف پہاڑ اور جھرنے ہی نہیں بلکہ پڑھے لکھے بچوں کی آوازوں سے گونجیں تو کیا خوب ہو۔

یہ خواب نہیں ہے۔ یہ ممکن ہے۔ مشکل ضرور ہے — پہاڑوں پر سکول بنانا، اساتذہ کو راغب کرنا، والدین کو سمجھانا، یہ سب آسان نہیں۔ لیکن ناممکن بھی نہیں۔

میں نے جس لڑکی کا ذکر کیا تھا جس نے کہا تھا "میں استاد بنوں گی" — آج وہ بارہویں جماعت میں ہے۔ اس کے گاؤں میں اب ایک چھوٹا سا کمیونٹی اسکول ہے۔ اس کی پہلی تنخواہ آئی تو اس نے کہا: "اب میں وہ روشنی ہوں جو میں نے کبھی ڈھونڈی تھی۔"

آزاد کشمیر میں ہر بچے میں وہ روشنی موجود ہے۔ بس ضرورت ہے ہم میں سے کسی کی — ایک استاد کی، ایک والدین کی، ایک پالیسی ساز کی — جو اس روشنی کو جلائے، بجھنے نہ دے۔

اور یہی اس مضمون کا پیغام ہے: پہاڑوں میں روشنی جلا سکتے ہیں ہم، بشرطیکہ ہم چاہیں۔

حوالہ جات

- فیلڈ سروے، 15 دیہات آزاد کشمیر، جنوری تا مارچ 2024 (مصنف کا ذاتی مشاہدہ)
- آزاد کشمیر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ رپورٹ 2023۔
- بیر پٹھی گاؤں کے اساتذہ اور والدین کے انٹرویوز
- نیپال کے کمیونٹی اسکول ماڈل پر یونیسکو رپورٹ 2021۔
- پنجاب تعلیم فاؤنڈیشن کی سالانہ رپورٹ 2022۔
- . Pakistan Institute of Education. (2024). Pakistan Education Statistics 2021-22. Ministry of Federal Education and Professional Training, Islamabad.
- . Government of Pakistan. (2025). Economic Survey of Pakistan 2024-25. Finance Division, Islamabad.
- . Abbasi, K. (2024, January 23). Govt turns its back on education sector. Dawn. https://www.dawn.com
- . Samaa TV. (2025, December 15). 23% of Pakistani schools lack electricity, 22% without toilets [News report]. Samaa Digital Network.
- . Kashmir Life. (2026, February 12). Govt school enrolment in Jammu Kashmir falls by 28,013, private school rolls rise by 52,145. Kashmir Life. https://kashmirlife.net